اطہر ہاشمی

بے بنیاد پرستی

''اف توبہ' یہ کیسی کیسی فلمیں کیبل پر آتی ہیں۔''

''کیا ہوا؟''

''کل میں بھی بچوں کے ساتھ فلم دیکھنے بیٹھ گئی۔ ایسے ایسے مناظر تھے کہ بچے خود اٹھ کر چلے گئے۔''

''تو بھئی' یہ کیبل بند کروادو''

''کیوں؟ میں کوئی بنیاد پرست ہوں۔ میں نیا ٹی وی لے رہی ہوں۔ جو میرے کمرے میں رکھا رہے گا۔ میں بچوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھوں گی۔''

''اور یہ جو بچے ایسی فلمیں دیکھ رہے ہیں''

''تو کیا ہوا' وہ بھی کوئی بنیاد پرست تو نہیں۔ میں انہیں ترقی پسند بنانا چاہتی ہوں۔ آپ نے سنا نہیں کہ ہمارے صدر لندن اور واشنگٹن والوں سے کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں اسی طرح تو ترقی کرنی ہے۔ ترقی پسندی اور روشن خیالی میں آپ جیسے لوگ رکاوٹ بنے ہوئے ہیں ورنہ اب تک پاکستان کہاں سے کہاں ہوتا۔ واشنگٹن اور لندن والے ہمیں دیکھنے آتے۔ پیرس والے آرزو کرتے کہ وہ بھی پیرس کو اسلام آباد بنا ڈالیں۔''

''چلو' اور کچھ نہیں تو کیبل ہی بند کروادو۔ اس کے ذریعہ تو بہت فحش فلمیں آتی ہیں۔''

یہ سب دیکھنے والوں کا قصور ہے۔ ان کے دماغ کی خرابی ہے۔ بھلا ان فلموں میں کیا ہے؟ اعتراض کرنے والے اپنا نفسیاتی علاج کروائیں اور آپ کیبل کے ذریعے دکھائی جانے والی فلموں پر اعتراض کرتے ہیں ا۔ انہیں جیو (Jew) کی شرارت سمجھتے ہیں۔ اب تو ہم خود اتنے ترقی یافتہ ہوگئے ہیں کہ بس کچھ ہی عرصہ بعد ہمارے اپنے پروگرام ان سے آگے ہوں گے۔

''ہاں! اور پھر یورپ' امریکہ والے اپنے بچوں کو ہمارے پروگرام دیکھنے سے منع کریں گے۔''

''اجی ہٹو بھی۔ ایسا نہیں ہوگا۔ ہم جس کام میں بھی ان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اس وقت تک ہم سے کہیں آگے نکل جاتے ہیں۔ پتہ نہیں وہ وقت کب آئے گا جب ہم ان کے برابر کھڑے ہوسکیں گے۔''

''گھبراؤ مت' وہ وقت جلدی آنے والا ہے۔ ہم جس روشن خیال اور ترقی پسند پاکستان کے لیے کوشش کر رہے ہیں وہ کچھ ایسا ہی ہوگا۔ تمہارے برخوردار سے میں نے کہا کہ بیٹا! سارا دن ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہو' ایک وقت کی نماز ہی پڑھ لیا کرو۔ تو کہنے لگا' ایک دفعہ میں مسجد میں چلا گیا تو میرے دوست نے' جس کے والد بہت بڑے سرکاری افسر ہیں' میرا مذاق اڑایا اور مجھے قدامت پسند مُلّا کہنے لگا۔''

’’ارے اس کی کیا بات کرو ہوئیہ جو ہماری پڑوسن ہیں ناں‘ وہ جو ٹی وی ڈراموں میں بھی آتی ہیں۔ وہ مجھ سے کہہ رہی تھیں کہ تمہارے میاں تو بنیاد پرست لگتے ہیں‘ کل میں آئی تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کیا یہ عید کا موقع تھا؟ مجھے دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ میں سمجھی سلام پھیر رہے ہیں مگر وہ تو مسلسل دوسری طرف منہ کئے رہے‘ تم کہاں پھنس گئی ہو۔‘‘

’’ہاں منہ تو میں نے پھیر لیا تھا۔ تمہاری پڑوسن کی وجہ سے نہیں۔ ان کی عمر تو تمہارے ہی برابر کی ہے‘ اُن کی طرف سے منہ پھیرنے کی اب کوئی وجہ نہیں رہی‘ مگر ان کے ساتھ جوان کی صاحبزادی تھیں‘ ان کا لباس کچھ ناکافی سا تھا۔ کسی ہوئی جینز پر اونچی شرٹ چڑھائے ہوئے تھیں۔ شاید چھوٹی بہن کی تھی۔ میں اس وقت باوضو مصلے پر بیٹھا ہوا تھا‘ اس لیے منہ پھیر لیا۔ ان سے کہو کسی اور وقت آجائیں‘ شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔‘‘

’’آ گئے ناں اپنی حرکتوں پر‘ بڑے بنیاد پرست بنتے ہو‘ اندر سے بنیادیں کمزور ہیں۔‘‘

’’بی بی‘ اب میری عمر تو وہ ہے جس میں آدمی صرف برا سوچ ہی سکتا ہے۔ لیکن تمہاری روشن خیالی اور ترقی پسندی اب کہاں گئی؟‘‘

’’اب میں اتنی روشن خیال بھی نہیں ہوں کہ شوہر کو ادھر ادھر جھانکنے تاکنے کی آزادی دوں۔‘‘

’’جب اپنا معاملہ آتا ہے تو ترکی تمام ہو جاتی ہے۔ ہمارے وہ رہنما جو ترقی پسندی اور روشن خیالی کی مالا جپ رہے ہیں اور اسلام کا نیا ایڈیشن لانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ وہ ذرا خود کیبل نیٹ ورک یا ہمارے اپنے بعض چینلز کے پروگرام اپنی بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں‘ شاید چند ہی ایسے نکلیں گے جو بڑے حوصلے سے بیٹھے رہیں۔ لیکن اسے حوصلہ نہیں کچھ اور کہتے ہیں۔ لغت میں اس کے لیے جو لفظ ہے‘ وہ شاید نامناسب محسوس ہو مگر بہت مناسب ہے۔ مجھے معلوم ہے کچھ ترقی پسند ایسے بھی ہیں جو اپنے بیٹوں کے ساتھ بیٹھ کر جام وصبہا کا شغل کر لیتے ہیں۔ لیکن فحش فلمیں دیکھنا ان کے لیے مشکل ہوگا۔ سرحد حکومت میں چند بورڈز کا گرائے گئے کہ حکومت گرانے کی باتیں ہونے لگی ہیں۔ بنیاد پرستی کے طعنے دیئے جا رہے ہیں۔ یہ طعنے دینے والے وہ لوگ ہیں جن کی اپنی کوئی بنیاد نہیں ہیے۔ چنانچہ دوسری کی بنیادوں پر اپنی دیوار اٹھانے کے خواب دیکھتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی بنیاد تو اسلام ہے اور اس کو ماننے والے‘ تسلیم کرنے والے بنیاد پرست ہیں۔ ان کو آپ انگریزی میں ’’فنڈا مینٹلسٹ‘‘ کہتے ہیں۔ جبکہ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے۔ مثلاً بی اے میں‘ ہم نے Fendamentals of Economics پڑھی ہے۔ اس طرح فزکس کی بنیاد پر کتاب ہے۔ اسلام اور اس کو تسلیم کرنے والے بے بنیاد ہو گئے۔ کیا عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں کی کوئی بنیاد نہیں ہے؟ عیسائی تو اپنی بنیادیں مسلم ممالک میں جا کر مضبوط کر رہے ہیں۔ عیسائی مبلغین دھڑا دھڑ عراق پہنچ رہے ہیں جن میں ایونجلسٹ (Evan Galist) فرقہ سب سے آگے ہے۔ مسٹر بش کا تعلق بھی اسے فرقے سے ہے جو اسلام کو بے بنیاد اور دہشت گردی کا مذہب بتاتا ہے۔ ہم ان ہی کے اندر گھس رہے ہیں جو ہمیں دنیا بھر میں ذلیل کر رہے ہیں۔ اقبال نے تو یہ کہا تھا کہ ’’حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے‘‘ اب کیا ہم سب تیمور کا گھرانہ بن گئے ہیں۔

اسلام میں ترقی پسندی اور روشن خیالی کا پیوند لگانے کا خواب دیکھنے والے شاید یہ نہیں جانتے کہ اسلام میں عیسائیت یا کسی دوسرے مذہب کی طرح تبدیلی ممکن نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ''خود بدلتے نہیں اسلام کو بدل دیتے ہیں۔'' بچوں کے نصاب میں سے جہاد سے متعلق آیات ڈر کے مارے نکال دی گئیں' لیکن کیا قرآن کریم میں سے بھی نکالنے کی جرأت کرسکیں گے۔ اس قرآن میں سے جس میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ یہود ونصاریٰ تمہارے دوست نہیں ہوسکتے۔ ہم کہہ رہے ہیں نہیں جی' اب تو یہودی بھی ہمارے دوست ہیں۔ اسرائیل کو تسلیم کرنے کا مطلب دوستی ہی ہوا۔ اسی سے سفارتی تعلقات قاوم ہوں گے۔ اس کے سفیر اور سفارتکار آئیں گے تو دوست ہی کی حیثیت سے تو آئیں گے۔ اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہمارے دوست ٹھہریں گے۔ یہ ہے ترقی پسند اور جدید اسلام۔ اللہ رسول کی باتیں کرنے والے سارے بنیاد پرست اور ملک دشمن ٹھہرے۔ کہا گیا ہے کہ ہم کو فلسطینیوں سے زیادہ فلسطینی بننے کی کیا ضرورت ہے۔ واہ! کیا خوب کیا یہود وا سرائیل اور قبلہ اوّل پر قبضہ صرف فلسطینیوں کا معاملہ ہے؟ پھر ہم کو کشمیریوں سے زیادہ کشمیری بننے کی بھی کیا ضرورت ہے؟

ترقی پسندی شاید وہ ہے جو یورپ و امریکہ میں نظر آ رہی ہے۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق امریکہ میں اسکول کے بچوں اور بچیوں کی اکثریت ۱۴ سال کی عمر تک جنسی تعلق سے آشنا ہوجاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اسکولوں میں اسے بطور مضمون پڑھایا جائے گا تو پریکٹیکل بھی ہوگا۔ ابھی تو ہمارے ہاں جو فلمیں اور ڈرامے دکھاوے جا رہے ہیں' وہ ہی رنگ لا رہے ہیں۔ ترقی پسندی کی دوڑ شروع ہوئی تو ہمارے اسکولوں میں بھی یہی کچھ دھڑلے سے ہوگا اور ہم ترقی کی بغلیں بجائیں گے۔ جو اس کے خلاف آواز اٹھائے' وہ بنیاد پرست اور ''بیک ورڈ'' قرار پاتا ہے۔ ایسے ہی لوگ کسی طرح پارلیمنٹ میں پہنچ گئے۔ سرحد میں حکومت بنالی تو ہضم نہیں ہو رہے۔ کوہاٹ سے رکن قومی اسمبلی مفتی ابرار سلطان کو تو ایک جج مسٹر پرویز نے نااہل قرار دے ہی دیا ہے۔ حیرت ہے کہ ایک مفتی' جس سے لوگ دینی معاملات میں فتویٰ لیتے اور اس پر اعتبار کرتے ہیں' وہ جاہل اور نااہل ٹھہرا۔ مذکورہ جج صاحب موازنہ کر کے دیکھ لیں۔ شرعی معاملہ میں لوگ کس کی بات کا اعتبار کرتے ہیں۔ دوسری طرف ایسے بی اے اور ایم اے پاس ارکان اسمبلی اور وزراء بھی ہیں جنہیں انگریزی تو کیا اردو بھی صحیح طرح بولنی اور لکھنی نہیں آتی۔ آزما کر دیکھ لیں۔ ہمارے ایک نامور وفاقی وزیر ''نبرد آزما'' کو ''نبرو آزما'' بڑے دھڑلے سے بولتے ہیں۔ ہم پھر ان کا ذکر کر بیٹھے۔ لیکن ایسے بہت سے بے بنیاد پرست ہیں۔ وہ لطیفہ تو معروف ہے کہ ایک ایسے ہی وزیر کے سامنے جب فائلیں پیش کی گئیں تو گھبرا گئے۔ سیکرٹری نے تسلی دی کہ آپ فائلوں پر صرف ''سین'' (Seen) لکھ دیا کریں باقی ہم سنبھال لیں گے۔ اندر سے فائلیں ائیں تو سب پر ''س'' بنا ہوا تھا۔ مدرسے کا فارغ التحصیل ان سے تو زیادہ پڑھا لکھا اور سمجھدار ہوتا ہے۔''

''ارے بابا! معاف کرو۔ تم نے تو اتنی لمبی چوڑی تقریر کر ڈالی۔ میں کل سے ہی کیبل ہی کٹوا رہی ہوں۔ چلو بچو! اٹھ کر نماز پڑھو۔ کبھی خدا کو بھی یاد کر لیا کرو۔ اپنی بنیاد ہی بھلا بیٹھے ہو۔''

(مطبوعہ: ہفت روزہ ''تکبیر'' کراچی ۹ رجولائی ۲۰۰۳ء)